منیر نیازی

(۱۹۲۸ء۔۲۰۰۶ء)

ممتاز اُردو شاعر منیر نیازی کا پورا نام محمد منیر خان تھا۔ وہ خان پور، ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ صرف دو ماہ کے تھے کہ ان کے والد وفات پا گئے۔ ان کے چچاؤں نے ان کی پرورش کی ذمہ داری نبھائی۔ سات سال کی عمر تک خان پور میں رہے اور پھر خاندان کے ہم راہ خان پور چھوڑ کر ساہیوال چلے آئے۔

منیر نیازی نے پرائمری تعلیم ساہیوال میں حاصل کی۔ اس کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال میں داخلہ لیا اور میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ کچھ عرصہ فوج میں ملازمت کی لیکن بوجوہ ملازمت جاری نہ رکھ سکے۔

تعلیمی سلسلہ کا دوبارہ آغاز کیا اور بہاول پور سے ایف۔ اے پاس کیا۔ بعد ازاں دیال سنگھ کالج لاہور میں داخلہ لیا لیکن قیامِ پاکستان کے پُرآشوب حالات میں تعلیمی سلسلہ ایسا منقطع ہوا کہ پھر جُڑ نہ سکا۔ ساہیوال میں ایک اشاعتی ادارے ''ارژنگ پبلشرز'' کی بنیاد رکھی لیکن مالی معاملات کی وجہ سے ادارہ بند ہو گیا۔ شہر میں مجید امجد، انجم رومانی اور صدیق کلیم جیسے شعرا و ادبا سے روابط قائم ہوئے۔ مجید امجد نے ان پر سب سے زیادہ اثرات مرتب کیے۔ لاہور میں آئے تو ان کی شاعری کی خوش بو پھیلتی چلی گئی۔ وہ حلقہ اربابِ ذوق کے سیکرٹری بھی رہے۔ لاہور میں ایک اشاعتی ادارہ ''المثال'' قائم کیا لیکن چند کتابیں شایع کر کے بند کرنا پڑا۔

انھوں نے تا عمر شاعری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ کچھ فلموں کے گیت بھی لکھے۔ ان کے گیارہ اُردو اور تین پنجابی شعری مجموعے شایع ہو چکے ہیں۔

''تیز ہوا اور تنہا پھول''، ''جنگل میں دھنک''، ''دشمنوں کے درمیان شام''، ''آغازِ زمستاں میں دوبارہ''، ''اس بے وفا کا شہر'' شامل ہیں جب کہ تمام کلام ''کلیاتِ منیر نیازی'' کی صورت میں بھی شایع ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں پنجابی شاعری میں ''سفر دی رات''، ''رستہ دسن والے تارے''، ''چار چپ چیزاں'' شامل ہیں۔

۱۹۹۲ء میں انھیں صدارتی ایوارڈ برائے حسنِ کارکردگی اور کمالِ فن ایوارڈ سے جب کہ ۲۰۰۵ء میں ستارۂ امتیاز سے نوازا گیا۔

Web version of PECTAA
Not for Sale

سبق: ۲۰

غزل

تدریسی مقاصد:

- طلبہ کو منیر نیازی کی غزل میں پوشیدہ جذبات، احساسات اور تجربات سے متعارف کرانا۔
- غزل اور غزل کی فکری و فنی لوازمات کے بارے میں روشناس کرانا۔
- منیر نیازی کی غزل کے تجزیے اور تشریح کے ذریعے طلبہ کی تخلیقی سوچ اور تخیل کو ترقی دینا۔

بے چین بہت پھرنا، گھبرائے ہوئے رہنا
اک آگ سی جذبوں کی ، دہکائے ہوئے رہنا

چھلکائے ہوئے چلنا ، خوش بُو لب لعلیں کی
اک باغ سا ساتھ اپنے ، مہکائے ہوئے رہنا

اُس حُسن کا شیوہ ہے ، جب عشق نظر آئے
پردے میں چلے جانا ، شرمائے ہوئے رہنا

اِک شام سی کر رکھنا ، کاجل کے کرشمے سے
اک چاند سا آنکھوں میں چمکائے ہوئے رہنا

عادت ہی بنا لی ہے تم نے تو منیرؔ اپنی
جس شہر میں بھی رہنا ، اُکتائے ہوئے رہنا

(کلیاتِ منیر نیازی)

Web version of PECTAA
Not for Sale

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل کے مختصر جواب دیں:

(الف) شاعر کی بے چینی، گھبراہٹ اور جذبوں کی آگ دہکانے کی کیفیت کا سبب کیا ہے؟
(ب) منیر نیازی نے خوش بو کے ساتھ تعلق اور وابستگی کو کس طرح بیان کیا ہے؟
(ج) شیوۂ حُسن کیا ہے؟
(د) چوتھے شعر میں شاعر نے حسنِ تعلیل کو برتا ہے، وضاحت کریں۔
(ہ) شاعر نے کس عادت کو اپنا لیا ہے؟ اس جذبے کو تخلیقی سطح پر بیان کریں۔

۲۔ مصرعے مکمل کریں:

(الف) اک آگ سی ______ کی دہکائے ہوئے رہنا
(ب) چھلکائے ہوئے چلنا، خوش بو ______ کی
(ج) اس ______ کا شیوہ ہے جب عشق نظر آئے
(د) اک شام سی کر رکھنا ______ کے کرشمے سے
(ہ) جس شہر میں بھی رہنا، ______ ہوئے رہنا

۳۔ دُرست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) شاعر آگ دہکائے ہوئے رہتا ہے:
(الف) احساسات کی (ب) جذبوں کی (ج) آہوں کی (د) نالوں کی

(ii) لبِ لعلیں کا مطلب ہے:
(الف) موتی کا کنارا (ب) خوب صورت رُخسار (ج) پتلے ہونٹ (د) سرخ ہونٹ

(iii) شاعر کا محبوب ہے:
(الف) شرمیلا (ب) غصیلا (ج) جوشیلا (د) جھگڑالو

(iv) ''اک شام سی'' اور ''اک چاند سا'' میں ''سی'' اور ''سا'' قواعد کی رو سے ہیں:
(الف) استعارہ (ب) مجازِ مرسل (ج) حروفِ تشبیہ (د) مشبہ بہ

(v) اس غزل کا آخری شعر قواعد کے لحاظ سے کہلاتا ہے:
(الف) مطلع (ب) بیت الغزل (ج) مقطع (د) حسنِ مطلع

۴۔ درج ذیل محاورات کے معانی لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں:

اللّے تللّے کرنا، پتّا پانی ہونا، کاغذ کھولنا، غُل مچانا، نو دو گیارہ ہونا

Web version of PECTAA Not for Sale

۵۔ مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں:

بے چین بہت پھرنا ، گھبرائے ہوئے رہنا
اک آگ سی جذبوں کی ، دہکائے ہوئے رہنا
اک شام سی کر رکھنا ، کاجل کے کرشمے سے
اک چاند سا آنکھوں میں ، چمکائے ہوئے رہنا

۶۔ منیر نیازی کی غزل کے قوافی بالترتیب لکھیں۔

تشبیہ: جب کسی چیز کو کسی مشترکہ صفت کی بنا پر اس کی کیفیت اور صورتِ حال کو مزید پُر تاثیر اور کیف آور بنانے کے لیے کسی دوسری چیز کے مانند قرار دیا جاتا ہے تو اسے علمِ بیان کی اصطلاح میں تشبیہ کہتے ہیں۔ جس چیز کو تشبیہ دیں اسے مشبّہ، جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیں اسے مشبّہ بہٖ، وہ صفت جس کی بنا پر تشبیہ دی جائے اسے وجہ شبہ اور وہ کلمہ یا حرف جو مشبّہ اور مشبّہ بہٖ کو ملاتا ہے، اسے حرفِ تشبیہ کہتے ہیں۔ اس طرح تشبیہ کے چار ارکان ہوئے:

- مشبّہ
- مشبّہ بہٖ
- حرفِ تشبیہ
- وجہ شبہ

مثلاً: یہ کاغذ دودھ کی طرح سفید ہے۔
اس مثال میں ارکانِ تشبیہ اس طرح ہوں گے:

مشبّہ	مشبّہ بہٖ	حرفِ تشبیہ	وجہ شبہ
کاغذ	دودھ	کی طرح	سفید

محاورے اور ضرب الامثال کی طرح تشبیہ کو بھی زبان کا زیور سمجھا جاتا ہے اور اس کے استعمال سے کلام میں حسن اور خوبی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً یہ تشبیہات دیکھیے:

پتھر کی طرح سخت، چٹان کے مانند مضبوط، شہد جیسا میٹھا، شیر کی طرح بہادر، ریشم کی مثل نرم، دن کی طرح روشن، رات کی طرح تاریک، تلوار کی طرح تیز، خون کی طرح سرخ، کوئلے کی طرح سیاہ، برف کی طرح ٹھنڈا، تیر کی طرح سیدھا، سمندر کی طرح گہرا وغیرہ۔

طرفینِ تشبیہ: مشبّہ اور مشبّہ بہٖ کو طرفینِ تشبیہ کہا جاتا ہے۔

استعارہ: استعارہ کے لغوی معنی عاریتاً یا ادھار لینا کے ہیں مگر اصطلاح میں جب ہم کسی لفظ کو اس کے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔

استعارہ کے تین ارکان ہوتے ہیں:

(۱) مستعار لہٗ (جس کے لیے استعارہ کیا جائے)

(۲) مستعار منہٗ (جس سے استعارہ لیا جائے)

Web version of PECTAA Not for Sale

(۳) وجہِ جامع (مستعارلہٗ اور مستعار منہٗ میں مشترک صِفت)

استعارے میں مستعارلہٗ کا ذکر نہیں ہوتا، یہ اس کا امتیاز ہے۔اسی طرح مستعارلہٗ اور مستعار منہٗ میں مشترک صفت کا ذکر بھی نہیں کرتے۔مثالیں:

(۱) کس شیر کی آمد ہے کہ رَن کانپ رہا ہے رَن ایک طرف چرخِ کہن کانپ رہا ہے

(۲) ماں کہتی ہے: میرا چاند آیا۔

دوسری مثال میں:

بیٹا	مستعارلہٗ	(ذکر نہیں ہے)
چاند	مستعار منہٗ	
خوب صورتی	وجہِ جامع	(ذکر نہیں ہے)

پہلی مثال میں جرأت وہمت کے باعث حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو شیر کہا گیا ہے لیکن شعر میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔اسی طرح دوسری مثال میں ماں اپنے خوب صورت بیٹے کو چاند کہتی ہے اور بیٹے کا لفظ استعمال نہیں کرتی۔یہ دونوں مثالیں استعارہ کی ہیں۔

۷۔ منیر نیازی کی غزل کے استحسانی پہلوؤں پر گفتگو کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- منیر نیازی کی یہ غزل زبانی یاد کریں اور غزل گوئی کے مقابلے میں حصّہ لیں۔
- اس غزل کے اشعار صحتِ تلفظ، دُرست آہنگ اور حرکات وسکنات واشارات کے ساتھ پڑھیں۔
- منیر نیازی کی شخصیت اور فنی حوالے سے کسی نامور محقق اور نقاد کی تصنیف کا مطالعہ کریں اور اہم باتوں سے دوستوں کو آگاہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو بتائیں کہ منیر نیازی اپنے معاصرین سے کس طرح منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔
- منیر نیازی کا کلام سننے کے لیے طلبہ کو کسی مشاعرہ کا انٹرنیٹ لنک بتائیں تاکہ طلبہ کا شعری ذوق بلند ہو۔

Web version of PECTAA Not for Sale